

قرآن کریم اور عربی زبان

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ اس قرآن کو روح الامین لے کر آئے ہیں بلسان عربی مبین۔ جس کی زبان عربی ہے جو کہ بالکل واضح اور فصیح زبان ہے۔ اس سے یہ بھی مراد لیا جاسکتا ہے کہ عربی زبان میں نازل ہونے والا یہ قرآن پاک اپنے مضامین، مطالب، معانی، دلائل، مسائل، احکام و شواہد کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک کہلانے کا مستحق وہی نسخہ ہوگا جو عربی زبان میں ہوگا۔ کسی دوسری زبان میں ہونے والا ترجمہ قرآن تو کہلا سکتا ہے مگر قرآن نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فاقراء و اما تیسرے میں السقرآن (المزل ۲۰) یعنی نماز میں جتنی سہولت ہو قرآن پڑھا کرو۔ اور قرآن وہی ہے جو عربی میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نماز عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں نہیں پڑھی جاسکتی۔ بعض ملحد قسم کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم عربی کو سمجھتے نہیں لہذا اگر نماز اپنی زبان اردو، پنجابی وغیرہ میں پڑھ لیا کریں تو مطلب بھی سمجھ میں آئے گا اور نماز اچھے طریقے سے ادا ہوگی۔ یہ سخت بے دینی کی بات ہے۔ بجائے اس کے کہ نماز اور قرآن پاک کی چند سورتوں کا ترجمہ سیکھ لیا جائے انہوں نے نماز کو اردو میں منتقل کرنے کی تجویز پیش کر دی ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ لوگ انگریزی، فارسی، فرانسیسی اور جرمن زبانیں سیکھنے میں کوئی وقت محسوس نہیں کرتے مگر قرآن پاک کی زبان عربی کی باری آتی ہے تو اس کو سیکھنے کے بجائے قرآن اور نماز کے ترجمے پر گزارا کرنا چاہتے ہیں۔ آدمی تھوڑی سی کوشش کر کے نماز کی حد تک تو قرآن کے الفاظ اور ترجمہ سیکھ لیتا ہے اور پھر پوری دل جمعی کے ساتھ نماز ادا کر سکتا ہے۔